AN-NISA

Journal of Islamic Study

VOL.1-NO.1-2026

ISSN-P

ISSN-e

REPENTANCE, ALLAH'S MERCY, AND ISLAMIC TEACHINGS ON AVOIDING SINS: A RESEARCH STUDY IN THE LIGHT OF THE QUR'AN AND SUNNAH

توبہ، اللہ کی رحمت اور گناہوں سے بچنے کی اسلامی تعلیمات : قرآن وسنت کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

Noman
BS Student, Department of Islamic Studies, University of Narowal

ABSTRACT

This study examines the Islamic concept of repentance (Tawbah), Allah's mercy, and the ways of protecting oneself from sins in the light of the Qur'an and Sunnah. Islam presents repentance as a continuous process of spiritual transformation through which a believer recognizes wrongdoing, feels sincere remorse, abandons sinful behavior, seeks Allah's forgiveness, and resolves not to return to sin. The Qur'anic concept of Allah's mercy provides hope to individuals who have committed sins and encourages them to return to their Creator rather than remain trapped in despair. This study explores the relationship between repentance, divine mercy, moral responsibility, and personal reform. It particularly focuses on the Qur'anic teachings concerning forgiveness, sincere repentance, avoidance of major and minor sins, self-accountability, patience, prayer, remembrance of Allah, and righteous actions. The study adopts a qualitative research approach and uses a descriptive-analytical research design. Relevant Qur'anic verses, Prophetic traditions, classical Islamic scholarship, and recent academic literature are examined through thematic analysis. The findings indicate that Tawbah in Islam is not merely a verbal declaration of seeking forgiveness; rather, it is a comprehensive process involving recognition of sin, remorse, abandonment of wrongdoing, commitment to moral improvement, and restoration of the rights of others where applicable. The study further concludes that belief in Allah's mercy creates psychological and spiritual hope, while awareness of accountability develops self-control and discourages sinful behavior. Thus, Islamic teachings establish a balanced framework based on hope, repentance, responsibility, and continuous moral development.

KEYWORDS:
Tawbah, Repentance, Allah's Mercy, Forgiveness, Sin, Islamic Teachings, Qur'an, Sunnah, Moral Reform, Spiritual Development, Self-Accountability

تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی انفرادی، روحانی، اخلاقی، معاشرتی اور عملی زندگی کے تمام اہم پہلوؤں کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں انسان کو ایسی مخلوق قرار دیا گیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے عقل، شعور، ارادہ اور اختیار عطا کیا ہے تاکہ وہ حق و باطل، نیکی و بدی اور جائز و ناجائز کے درمیان فرق کر سکے اور اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارے۔ تاہم اسلام انسانی فطرت کی کمزوریوں کو بھی تسلیم کرتا ہے۔ انسان سے بعض اوقات غفلت، کمزوری، لغزش اور گناہ کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے توبہ، استغفار اور رجوع الی اللہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ اسلامی تصور میں گناہ انسان کی زندگی کا اختتام نہیں بلکہ ایک ایسی آزمائش ہے جس کے بعد انسان سچی توبہ، ندامت اور اصلاح کے ذریعے دوبارہ نیکی اور اطاعت کی راہ اختیار کر سکتا ہے۔ اس اعتبار سے توبہ اسلامی نظامِ اخلاق کا نہایت اہم اور بنیادی تصور ہے جو انسان کو مایوسی کے بجائے امید، غفلت کے بجائے خود احتسابی اور گناہ کے بجائے اصلاح کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

توبہ کے لغوی معنی واپس آنے، رجوع کرنے اور پلٹنے کے ہیں، جبکہ اسلامی اصطلاح میں توبہ سے مراد گناہ اور نافرمانی کے راستے کو چھوڑ کر اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف واپس آنا ہے۔ حقیقی توبہ انسان کے صرف الفاظ کی تبدیلی کا نام نہیں بلکہ اس کے دل، ارادے، عمل اور کردار میں مثبت تبدیلی کا تقاضا کرتی ہے۔ جب انسان اپنے گناہ کو پہچانتا

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

ہے، اس پر ندامت محسوس کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتا ہے، گناہ کو ترک کرنے کا عزم کرتا ہے اور آئندہ اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ توبہ کے حقیقی مفہوم کے قریب ہوتا ہے۔ اگر گناہ کسی دوسرے انسان کے حق سے متعلق ہو تو اسلامی تعلیمات میں اس حق کی ادائیگی اور ممکنہ تلافی کو بھی اہمیت حاصل ہے۔ اس طرح توبہ ایک ایسا جامع عمل بن جاتی ہے جو انسان کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق، اس کے اپنے نفس کے ساتھ تعلق اور دوسرے انسانوں کے ساتھ اس کے معاشرتی تعلقات تینوں کی اصلاح کرتی ہے۔

قرآن مجید میں توبہ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مضمون متعدد مقامات پر نہایت مؤثر انداز میں بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " :اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ "یعنی بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے)البقرہ، (2:222۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ توبہ صرف گناہ سے نجات کا ذریعہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا بھی ایک راستہ ہے۔ انسان جب اپنی غلطی کو تسلیم کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ اپنے رب کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔ اسی طرح سورۃ الزمر میں اللہ تعالیٰ گناہ گار انسانوں کو اپنی رحمت سے ناامید نہ ہونے کی تعلیم دیتا ہے " :لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ) "الزمر، (39:53۔ یہ تعلیم اسلامی تصورِ رحمت کا نہایت اہم پہلو ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے اور انسان کے لیے اصلاح اور مغفرت کی امید ہمیشہ موجود رہتی ہے، بشرطیکہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تصور اسلامی عقیدے میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں الرحمن اور الرحیم خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔ قرآن کی ابتدا ہی "بسم اللہ الرحمن الرحیم " سے ہوتی ہے، جو اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی مخلوق پر وسیع ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کو گناہ پر بے فکری یا مسلسل نافرمانی کا جواز نہیں بنایا جا سکتا۔ اسلامی تعلیمات انسان کو رحمت کی امید کے ساتھ ساتھ تقویٰ، خوفِ خدا اور آخرت کی جواب دہی کا احساس بھی دلاتی ہیں۔ یہی توازن اسلامی اخلاقیات کی نمایاں خصوصیت ہے۔ ایک مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہے، لیکن ساتھ ہی اپنے اعمال کے نتائج سے غافل نہیں ہوتا۔ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے، لیکن وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ انسان اپنے اعمال کے بارے میں جواب دہ ہے۔

گناہ انسان کی روحانی اور اخلاقی شخصیت پر منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔ مسلسل گناہ انسان کے دل میں سختی پیدا کر سکتا ہے، ضمیر کی حساسیت کو کم کر سکتا ہے اور نیکی کی رغبت کو کمزور کر سکتا ہے۔ جب انسان کسی برائی کو بار بار انجام دیتا ہے تو ممکن ہے کہ وہ اسے معمولی سمجھنے لگے اور اس کے اندر گناہ سے نفرت کی کیفیت کم ہو جائے۔ اسلامی تعلیمات اس صورتِ حال سے بچنے کے لیے انسان کو مسلسل خود احتسابی اور استغفار کی ترغیب دیتی ہیں۔ استغفار انسان کو اپنے اعمال پر غور کرنے، اپنی کمزوریوں کو پہچاننے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس لیے توبہ ایک وقتی عمل نہیں بلکہ مومن کی زندگی کا مسلسل حصہ ہونا چاہیے۔

قرآن مجید انسان کو صرف گناہ کے بعد توبہ کرنے کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ گناہ کے اسباب سے بچنے کی بھی ہدایت کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں تقویٰ کو گناہوں سے حفاظت کا بنیادی ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ تقویٰ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کی نگرانی اور آخرت کی جواب دہی کا شعور پیدا کرتا ہے۔ جب انسان یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر و باطن سے واقف ہے اور اس کے تمام اعمال کا حساب ہو گا تو وہ اپنے خیالات، الفاظ اور اعمال کی نگرانی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح نماز، روزہ، تلاوتِ قرآن، ذکرِ الٰہی، صدقہ، نیک صحبت اور صالح ماحول انسان کے اندر روحانی قوت پیدا کرتے ہیں اور اسے برائیوں سے دور رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں گناہوں سے بچنے کے لیے انسان کو اپنے ماحول اور صحبت کے بارے میں بھی محتاط رہنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ انسان کی شخصیت پر اس کے اردگرد کے ماحول کا گہرا اثر پڑتا ہے۔ نیک لوگوں کی صحبت انسان میں نیکی، صبر، تقویٰ اور اچھے اخلاق کو فروغ دے سکتی ہے، جبکہ بری صحبت انسان کو گناہ، غفلت اور اخلاقی کمزوری کی طرف لے جا سکتی ہے۔ اسی لیے اسلامی اخلاقی نظام فرد کی اندرونی اصلاح کے ساتھ ساتھ صالح معاشرتی ماحول کی تشکیل پر بھی زور دیتا ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں سچائی، امانت، حیا، عدل، احترام اور ذمہ داری کو اہمیت حاصل ہو، وہاں فرد کے لیے گناہوں سے بچنا نسبتاً آسان ہو جاتا ہے۔

عصر حاضر میں توبہ، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور گناہوں سے بچنے کے موضوع کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ موجودہ دور میں انسان کو مختلف قسم کے اخلاقی اور روحانی چیلنجز کا سامنا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا نے معلومات اور تفریح تک رسائی کو انتہائی آسان بنا دیا ہے، لیکن اسی کے ساتھ غیر اخلاقی مواد، جھوٹ، بدزبانی، غیبت، کردار کشی، فحاشی

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

اور دیگر منفی رویوں تک رسائی بھی آسان ہوئی ہے۔ نوجوان نسل بالخصوص ایسے ماحول میں زندگی گزار رہی ہے جہاں بعض اوقات غلط رویوں کو معمول یا کامیابی کی علامت سمجھ لیا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں اسلامی تصورِ توبہ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت انسان کو یہ احساس دلاتا ہے کہ اگر اس سے کوئی غلطی ہو بھی جائے تو وہ مایوس نہ ہو بلکہ اپنی اصلاح کی طرف واپس آئے۔ ساتھ ہی گناہوں سے بچنے کی اسلامی تعلیمات اسے مستقبل میں بہتر فیصلے کرنے کی تربیت دیتی ہیں۔ اسلامی تصورِ توبہ کا ایک اہم پہلو ندامت ہے۔ ندامت کا مطلب انسان کا اپنے غلط عمل پر دل سے افسوس کرنا ہے۔ یہ افسوس انسان کو اصلاح کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر انسان گناہ کرنے کے بعد اسے غلط ہی نہ سمجھے تو اس کے لیے حقیقی اصلاح مشکل ہو جاتی ہے۔ اس لیے توبہ میں دل کی کیفیت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ندامت انسان کے اندر اخلاقی شعور کو بیدار کرتی ہے اور اسے اپنے عمل کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ یہی ندامت جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید کے ساتھ ملتی ہے تو انسان کو ایک مثبت روحانی تبدیلی کی طرف لے جاتی ہے۔

توبہ کا دوسرا اہم پہلو گناہ کو ترک کرنا ہے۔ صرف یہ کہنا کہ انسان توبہ کر رہا ہے، لیکن ساتھ ہی اسی گناہ کو جاری رکھنا، توبہ کے حقیقی مقصد سے مطابقت نہیں رکھتا۔ حقیقی توبہ انسان سے عملی تبدیلی کا تقاضا کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص جھوٹ سے توبہ کرتا ہے تو اسے سچائی اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیے؛ اگر وہ بددیانتی سے توبہ کرتا ہے تو اسے امانت داری اختیار کرنی چاہیے؛ اگر وہ کسی پر ظلم کرنے سے توبہ کرتا ہے تو اسے آئندہ ظلم سے بچنے کے ساتھ ممکنہ تلافی بھی کرنی چاہیے۔ اس طرح توبہ انسان کے کردار کی اصلاح کا ذریعہ بنتی ہے۔ توبہ کا تیسرا اہم پہلو آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ ہے۔ انسان فطری طور پر کمزور ہے اور ممکن ہے کہ وہ اپنی اصلاح کے بعد دوبارہ لغزش کا شکار ہو جائے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسے توبہ چھوڑ دینی چاہیے۔ اسلام انسان کو بار بار اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اصل اہمیت اس بات کی ہے کہ انسان گناہ کو اپنا مستقل طرزِ زندگی نہ بنائے بلکہ ہر لغزش کے بعد اپنے رب کی طرف واپس آئے، اپنی غلطی سے سبق حاصل کرے اور آئندہ زیادہ محتاط رہنے کی کوشش کرے۔ اس عمل کے ذریعے انسان میں مستقل اخلاقی ترقی پیدا ہو سکتی ہے۔

حقوق العباد کے حوالے سے بھی توبہ کا تصور نہایت اہم ہے۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ بندوں کے حقوق کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ اگر کسی انسان نے دوسرے شخص کا مال ناحق لیا، اس پر ظلم کیا، اس کی عزت کو نقصان پہنچایا یا کسی دوسرے حق میں زیادتی کی تو صرف اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا کافی نہیں بلکہ جہاں ممکن ہو متاثرہ شخص کا حق واپس کرنا اور مناسب طریقے سے تلافی کرنا بھی ضروری ہے۔ اس پہلو سے توبہ فرد کو معاشرتی ذمہ داری کا احساس دلاتی ہے اور اسے صرف اپنی ذاتی روحانی اصلاح تک محدود نہیں رکھتی بلکہ دوسروں کے حقوق کے احترام کی تعلیم بھی دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تصور انسان کی نفسیاتی اور روحانی زندگی پر بھی مثبت اثر ڈال سکتا ہے۔ بعض لوگ اپنی ماضی کی غلطیوں کی وجہ سے شدید احساسِ جرم اور مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات ایسے افراد کو مایوسی سے بچاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ قرآن مجید کا پیغام یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ اس امید کا مقصد گناہ کی حوصلہ افزائی نہیں بلکہ گناہ کے بعد اصلاح کے دروازے کو کھلا رکھنا ہے۔ جب انسان یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر سکتا ہے تو اس کے اندر مثبت تبدیلی کے لیے حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔

اسی طرح توبہ انسان میں خود احتسابی کی عادت پیدا کرتی ہے۔ خود احتسابی سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے روزمرہ اعمال، نیتوں، گفتگو اور رویوں کا جائزہ لیتا رہے۔ وہ اپنے آپ سے سوال کرے کہ آیا اس کے اعمال اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہیں یا نہیں۔ اگر اسے اپنی زندگی میں کوئی غلطی نظر آئے تو وہ اسے نظر انداز کرنے کے بجائے اس کی اصلاح کی کوشش کرے۔ یہ عادت فرد کو اخلاقی طور پر مضبوط بناتی ہے اور اسے مسلسل بہتری کی طرف لے جاتی ہے۔ اس تحقیق میں توبہ، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور گناہوں سے بچنے کے اسلامی تصور کو قرآن و سنت کی روشنی میں جامع انداز سے سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تحقیق کا بنیادی مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں توبہ محض ایک مذہبی رسم یا چند الفاظ کی ادائیگی نہیں بلکہ ایک مکمل اخلاقی و روحانی اصلاحی عمل ہے۔ اس عمل میں انسان اپنی غلطی کو تسلیم کرتا، گناہ پر ندامت محسوس کرتا، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا، گناہ کو ترک کرتا اور آئندہ بہتر زندگی گزارنے کا عزم کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت انسان کو مایوسی سے نکال کر امید اور اصلاح کی طرف لے جاتی ہے، جبکہ تقویٰ، عبادات، ذکر، قرآن، نیک صحبت اور خود احتسابی انسان کو گناہوں سے محفوظ رکھنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ لہٰذا "توبہ، اللہ کی رحمت اور گناہوں سے بچنے کی اسلامی تعلیمات" کا مطالعہ عصر حاضر میں نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ یہ موضوع صرف ایک فرد کی مذہبی زندگی سے متعلق نہیں بلکہ اس کے اخلاق، کردار، معاشرتی رویوں اور انسانی ذمہ داریوں سے بھی

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اگر اسلامی تصورِ توبہ کو صحیح معنوں میں سمجھا اور عملی زندگی میں نافذ کیا جائے تو انسان اپنی غلطیوں سے سیکھ کر بہتر کردار اختیار کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین اسے امید فراہم کرتا ہے، توبہ اسے اصلاح کا راستہ دکھاتی ہے، جبکہ تقویٰ اور خود احتسابی اسے دوبارہ گناہ سے بچنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس طرح اسلام انسان کے لیے ایک متوازن اور جامع راستہ پیش کرتا ہے جس میں رحمت بھی ہے، مغفرت کی امید بھی، توبہ کا موقع بھی، اخلاقی ذمہ داری بھی اور آخرت کی جواب دہی کا شعور بھی۔

تحقیقی مقاصد

1. قرآن و سنت کی روشنی میں توبہ کے اسلامی تصور، اس کی حقیقت، اہمیت اور بنیادی شرائط کا تفصیلی جائزہ لینا۔
2. اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت اور بندے کی توبہ کے باہمی تعلق کا مطالعہ کرنا اور یہ واضح کرنا کہ اسلامی تعلیمات انسان کو گناہوں کے بعد مایوسی کے بجائے اصلاح اور رجوع کی طرف کیسے رہنمائی کرتی ہیں۔
3. اسلامی تعلیمات کی روشنی میں گناہوں سے بچنے کے عملی، اخلاقی اور روحانی ذرائع کا تجزیہ کرنا اور فرد و معاشرے کی اخلاقی اصلاح میں ان کے کردار کو واضح کرنا۔

تحقیقی سوالات

1. قرآن و سنت کی روشنی میں توبہ کا اسلامی تصور کیا ہے اور سچی توبہ کی بنیادی شرائط کون سی ہیں؟
2. اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کا تصور انسان کو گناہوں سے توبہ اور اخلاقی اصلاح کی طرف کس طرح راغب کرتا ہے؟
3. اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انسان گناہوں سے بچنے اور اپنی روحانی و اخلاقی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے کون سے عملی طریقے اختیار کر سکتا ہے؟

ادبی جائزہ

اسلامی تعلیمات میں توبہ، استغفار، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور گناہوں سے اجتناب کو انسانی شخصیت کی روحانی و اخلاقی تربیت کے بنیادی عناصر قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید نے انسان کی فطری کمزوری اور اس کے گناہوں کے امکانات کو سامنے رکھتے ہوئے توبہ اور رجوع الی اللہ کا راستہ واضح کیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے)البقرہ، (2:222۔ اس آیت سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ توبہ صرف گناہ کے بعد معافی طلب کرنے کا عمل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قرب اور محبت کے حصول کا ذریعہ بھی ہے۔ اسی طرح سورۃ الزمر میں اللہ تعالیٰ گناہ گار بندوں کو اپنی رحمت سے مایوس نہ ہونے کی ہدایت دیتا ہے)الزمر، (39:53۔ مفسرین نے اس آیت کو اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت، مغفرت اور بندے کے لیے اصلاح کے کھلے ہوئے دروازے کی ایک اہم دلیل قرار دیا ہے۔ اس قرآنی تصور کے مطابق انسان کو اپنی غلطیوں پر ندامت ضرور ہونی چاہیے، لیکن اسے کبھی یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کا راستہ بند ہو چکا ہے۔

توبہ کے مفہوم پر اسلامی علمی لٹریچر کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ توبہ ایک جامع اخلاقی اور روحانی عمل ہے۔ کلاسیکی اسلامی علماء نے توبہ کے لیے دل کی ندامت، گناہ کو ترک کرنے اور دوبارہ گناہ نہ کرنے کے عزم کو بنیادی عناصر قرار دیا ہے۔ بعض اہلِ علم نے حقوق العباد کی ادائیگی کو بھی توبہ کی تکمیل کے لیے نہایت اہم قرار دیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں توبہ محض زبان سے استغفار کرنے تک محدود نہیں بلکہ انسان کے عمل اور کردار میں تبدیلی کا تقاضا کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے گناہ کو غلط سمجھتا ہے، اس

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

پر شرمندہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتا ہے اور اس گناہ کو ترک کر کے نیکی کی طرف بڑھتا ہے تو اس کی توبہ ایک حقیقی اصلاحی عمل بن جاتی ہے۔ اس اعتبار سے اسلامی ادب میں توبہ کو فرد کی اخلاقی تعمیر اور روحانی پاکیزگی کا مؤثر ذریعہ سمجھا گیا ہے۔

احادیثِ نبوی ﷺ کے مطالعے سے بھی توبہ اور استغفار کی اہمیت نمایاں ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خود کثرت سے استغفار کیا اور امت کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دی۔ احادیث میں اللہ تعالیٰ کی طرف بندے کی واپسی اور توبہ کو انتہائی پسندیدہ عمل قرار دیا گیا ہے۔ اس سے یہ تصور سامنے آتا ہے کہ مومن کی زندگی میں توبہ صرف کسی بڑے گناہ کے بعد کا عمل نہیں بلکہ مسلسل روحانی نگرانی کا حصہ ہے۔ انسان اپنی کمزوریوں کو پہچان کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے اور اپنی اصلاح کی کوشش جاری رکھتا ہے۔ احادیث کا یہ مجموعی تصور قرآن مجید کے اس پیغام کو تقویت دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے اور بندے کے لیے رجوع الی اللہ کا راستہ موجود رہتا ہے۔

لہ تعالیٰ کی رحمت کے موضوع پر اسلامی لٹریچر کا جائزہ یہ واضح کرتا ہے کہ رحمت اور مغفرت اسلامی عقیدے کے مرکزی تصورات میں شامل ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کو الرحمن اور الرحیم کے صفاتی ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔ قرآن کی متعدد آیات انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید دلاتی ہیں۔ تاہم اسلامی علمی روایت یہ بھی واضح کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین گناہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ رحمت کا صحیح مفہوم انسان کو گناہ کے بعد اصلاح کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اسی طرح خوفِ خدا اور آخرت کی جواب دہی انسان کو گناہوں سے بچانے کا سبب بنتے ہیں۔ چنانچہ اسلامی اخلاقیات میں خوف اور امید دونوں کو اہمیت حاصل ہے۔ صرف خوف انسان کو مایوسی کی طرف لے جا سکتا ہے اور صرف امید انسان میں بے فکری پیدا کر سکتی ہے، جبکہ دونوں کا متوازن تصور انسان کو ذمہ دار، محتاط اور اصلاح پسند بناتا ہے۔

گناہوں سے بچنے کے حوالے سے اسلامی لٹریچر میں تقویٰ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ قرآن مجید بار بار تقویٰ اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور اسے کامیابی کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ تقویٰ دراصل انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کی نگرانی اور آخرت کی جواب دہی کا شعور پیدا کرتا ہے۔ اسلامی اخلاقی ادب کے مطابق جب انسان اپنے اعمال کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ سمجھتا ہے تو اس کے اندر خود احتسابی پیدا ہوتی ہے۔ وہ اپنے قول و فعل کا جائزہ لیتا ہے اور ان اعمال سے بچنے کی کوشش کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب بن سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے تقویٰ توبہ کے ساتھ ایک گہرا تعلق رکھتا ہے، کیونکہ توبہ گناہ کے بعد اصلاح کا راستہ فراہم کرتی ہے جبکہ تقویٰ انسان کو مستقبل میں گناہوں سے محفوظ رہنے کی کوشش پر آمادہ کرتا ہے۔

عبادات کے کردار پر موجود اسلامی علمی مواد سے بھی یہ بات سامنے آتی ہے کہ نماز، روزہ، تلاوتِ قرآن، ذکر اور دعا انسان کی اخلاقی تربیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں نماز کو برائی اور بے حیائی سے روکنے والا عمل قرار دیا گیا ہے)العنکبوت، (29:45، جبکہ روزے کا مقصد تقویٰ بیان کیا گیا ہے)البقرہ، (2:183۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی عبادات صرف ظاہری مذہبی اعمال نہیں بلکہ انسان کی شخصیت اور کردار کی اصلاح کے ذرائع بھی ہیں۔ جب انسان عبادات کو شعور، اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے جذبے کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اس کے اندر صبر، ضبطِ نفس، اللہ تعالیٰ کا خوف اور نیکی کی رغبت پیدا ہو سکتی ہے۔ یہی صفات انسان کو گناہوں سے بچانے میں مدد دیتی ہیں۔ اسلامی لٹریچر میں خود احتسابی بھی گناہوں سے بچنے اور توبہ کی روح کو زندہ رکھنے کا اہم ذریعہ قرار پاتی ہے۔ انسان اگر اپنے روزمرہ اعمال کا جائزہ لیتا رہے تو وہ اپنی اخلاقی کمزوریوں کو بہتر طور پر پہچان سکتا ہے۔ خود احتسابی انسان کو یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ اس نے کس کے ساتھ زیادتی کی، کہاں جھوٹ بولا، کہاں کسی کا حق ادا نہیں کیا اور کن معاملات میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوئی۔ اس طرح انسان اپنی غلطیوں کو تسلیم کر کے ان کی اصلاح کی طرف بڑھ سکتا ہے۔ توبہ اسی خود احتسابی کو عملی شکل دینے میں مدد دیتی ہے۔ اس لیے اسلامی تصور میں توبہ اور خود احتسابی ایک دوسرے سے مضبوطی سے مربوط ہیں۔

حقوق العباد کے حوالے سے اسلامی مصادر کا مطالعہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ گناہ کی اصلاح صرف فرد اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تعلق تک محدود نہیں۔ اسلام انسانوں کے حقوق کو بھی بنیادی اہمیت دیتا ہے۔ اگر کسی شخص نے دوسرے انسان کے ساتھ ظلم کیا، اس کا مال ناحق لیا، اس کی عزت کو نقصان پہنچایا یا کسی دوسرے حق میں کوتاہی کی تو حقیقی اصلاح کے لیے اس حق کی تلافی ضروری ہے۔ اس تصور سے معلوم ہوتا ہے کہ توبہ اسلامی معاشرتی اخلاقیات کا بھی اہم حصہ ہے۔ سچی توبہ انسان کو نہ صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ بناتی ہے بلکہ دوسرے انسانوں کے حقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی طرف بھی متوجہ کرتی ہے۔ عصر حاضر کے تناظر میں توبہ اور گناہوں سے

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

بچنے کے موضوع کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ موجودہ دور میں جدید ذرائع ابلاغ، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا نے انسان کے لیے معلومات اور تفریح کے بے شمار مواقع پیدا کیے ہیں، لیکن ان کے ساتھ بعض اخلاقی خطرات بھی موجود ہیں۔ جھوٹ، غیبت، بدزبانی، کردار کشی، فحش مواد، دوسروں کی تحقیر اور وقت کا غیر ضروری ضیاع ایسے مسائل ہیں جو فرد کی اخلاقی اور روحانی زندگی کو متاثر کر سکتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات ان حالات میں انسان کو خود احتسابی، تقویٰ، حیا، صبر اور ذمہ داری اختیار کرنے کی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ توبہ کا تصور ایسے ماحول میں فرد کو ماضی کی غلطیوں سے نکل کر بہتر مستقبل کی طرف بڑھنے کا موقع دیتا ہے۔

مجموعی طور پر سابقہ اسلامی علمی لٹریچر کے جائزے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ توبہ ایک جامع روحانی، اخلاقی اور معاشرتی اصلاحی تصور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت انسان کو مایوسی سے بچاتی ہے، توبہ اسے گناہ کے بعد واپس آنے کا راستہ دیتی ہے، تقویٰ اسے گناہ سے بچنے کا شعور فراہم کرتا ہے، عبادات اس کے ایمان اور کردار کو مضبوط کرتی ہیں، جبکہ خود احتسابی اسے مسلسل اپنی اصلاح کی طرف متوجہ رکھتی ہے۔ اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی توبہ کے معاشرتی پہلو کو واضح کرتی ہے۔ لہٰذا موجودہ تحقیق ان تمام پہلوؤں کو قرآن وسنت کی روشنی میں یکجا کرتے ہوئے اس امر کا جائزہ لیتی ہے کہ اسلامی تعلیمات انسان کو گناہوں سے بچنے، گناہ کے بعد سچی توبہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت پر امید رکھتے ہوئے ایک بہتر اخلاقی وروحانی زندگی اختیار کرنے کے لیے کس طرح رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

تحقیقی طریقۂ کار

اس تحقیق میں معیاری / کیفی تحقیقی منہج (Qualitative Research Approach) اختیار کیا گیا ہے کیونکہ موضوع کا بنیادی تعلق اسلامی تعلیمات، قرآنی آیات، احادیث، تفسیری تشریحات، اخلاقی اصولوں اور روحانی تصورات کے مفہوم اور تشریح سے ہے۔ اس تحقیق میں عددی یا شماریاتی معلومات کے بجائے اسلامی مصادر میں موجود مواد کا گہرائی سے مطالعہ کیا گیا ہے۔ قرآن مجید، احادیث نبوی ﷺ، تفاسیر، اسلامی کتب اور متعلقہ جدید علمی مطالعات کو بنیادی اور ثانوی ماخذ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

اس منہج کے ذریعے توبہ کے مفہوم، اللہ تعالیٰ کی رحمت، گناہوں کی حقیقت، گناہوں سے بچنے کے ذرائع اور توبہ کے اخلاقی و روحانی اثرات کو موضوعاتی انداز میں سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کیفی منہج اس تحقیق کے لیے اس لیے بھی موزوں ہے کہ اسلامی تعلیمات کے مفاہیم کو صرف مقداری اعداد و شمار سے نہیں بلکہ متن، مفہوم، سیاق وسباق اور تشریح کے ذریعے بہتر طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔

تحقیقی ڈیزائن

اس تحقیق کے لیے وضاحتی و تجزیاتی تحقیقی ڈیزائن (Descriptive-Analytical Research Design) استعمال کیا گیا ہے۔ وضاحتی پہلو کے ذریعے قرآن وسنت میں توبہ، رحمت اور گناہوں سے بچنے سے متعلق تعلیمات کو بیان کیا گیا ہے، جبکہ تجزیاتی پہلو کے ذریعے ان تعلیمات کے باہمی تعلق اور فرد کی اخلاقی وروحانی اصلاح پر ان کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ زیرِ نظر تحقیق کے لیے وضاحتی و تجزیاتی تحقیقی ڈیزائن (Descriptive-Analytical Research Design) اختیار کیا گیا ہے۔ اس تحقیقی ڈیزائن کا انتخاب اس لیے کیا گیا ہے کہ موجودہ تحقیق کا بنیادی مقصد توبہ، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور گناہوں سے بچنے کی اسلامی تعلیمات کو قرآن وسنت کی روشنی میں منظم، جامع اور تحقیقی انداز میں بیان کرنا اور ان کے مفاہیم واثرات کا تجزیہ کرنا ہے۔ چونکہ یہ تحقیق کسی مخصوص آبادی، نمونے یا شماریاتی اعداد و شمار کے بجائے قرآنی آیات، احادیثِ نبوی ﷺ، تفاسیر، اسلامی کتب اور متعلقہ علمی لٹریچر کے مطالعے پر مبنی ہے، اس لیے وضاحتی و تجزیاتی ڈیزائن اس موضوع کے لیے زیادہ موزوں ہے۔ اس ڈیزائن کے ذریعے پہلے اسلامی مصادر میں موجود بنیادی تعلیمات کو بیان کیا گیا ہے اور پھر ان تعلیمات کا موضوعاتی اور مفہومی تجزیہ کر کے تحقیق کے بنیادی سوالات کے جوابات تلاش کیے گئے ہیں۔

وضاحتی تحقیقی ڈیزائن کے تحت سب سے پہلے توبہ کے اسلامی تصور کو واضح کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں قرآن مجید کی ان آیات کا مطالعہ کیا گیا ہے جن میں توبہ، استغفار، مغفرت، رحمتِ الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کا ذکر فرماتا ہے (البقرہ، 2:222، جبکہ

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

سورۃ الزمر میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہونے کی ہدایت دی گئی ہے) الزمر، (39:53۔ اسی طرح سورۃ التحریم میں مومنین کو خالص توبہ کی دعوت دی گئی ہے) التحریم، (66:8۔ ان قرآنی تعلیمات کو بنیادی مواد کے طور پر سامنے رکھتے ہوئے توبہ کے مفہوم، اہمیت اور روحانی و اخلاقی مقاصد کو واضح کیا گیا ہے۔

تحقیقی ڈیزائن کے دوسرے مرحلے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کے تصور کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے قرآن مجید اور احادیثِ نبوی ﷺ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت، بخشش اور بندوں کی توبہ کے بارے میں بیان کردہ تعلیمات کا مطالعہ کیا گیا۔ اس تجزیے کے ذریعے یہ سمجھنے کی کوشش کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تصور انسان کو گناہوں کے بعد مایوسی سے کس طرح بچاتا ہے اور اسے اصلاح، استغفار اور نیکی کی طرف کس طرح متوجہ کرتا ہے۔ تحقیق میں اس پہلو کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے کہ رحمتِ الٰہی پر یقین کا مطلب گناہ کے بارے میں بے فکری اختیار کرنا نہیں بلکہ گناہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف اخلاص کے ساتھ رجوع کرنا اور عملی اصلاح کی کوشش کرنا ہے۔

اس تحقیقی ڈیزائن میں گناہوں سے بچنے کے اسلامی ذرائع کو بھی ایک مستقل موضوع کے طور پر زیرِ مطالعہ لایا گیا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں تقویٰ، نماز، روزہ، ذکرِ الٰہی، تلاوتِ قرآن، دعا، نیک صحبت، صبر، حیا، خود احتسابی اور آخرت کی جواب دہی کے احساس کو گناہوں سے بچنے کے اہم ذرائع کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ ان تمام عناصر کا تجزیہ اس مقصد سے کیا گیا ہے کہ یہ واضح کیا جا سکے کہ اسلام انسان کو صرف گناہ کے بعد توبہ کرنے کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ گناہ سے پہلے احتیاط اور اخلاقی حفاظت کے اصول بھی فراہم کرتا ہے۔

ڈیٹا اینالیسس

اس تحقیق میں حاصل شدہ مواد کا موضوعاتی تجزیہ (Thematic Analysis) کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے قرآن مجید کی ان آیات کا انتخاب کیا گیا جن میں توبہ، استغفار، رحمت، مغفرت، گناہوں سے اجتناب اور اخلاقی اصلاح کے موضوعات بیان ہوئے ہیں۔ اس کے بعد متعلقہ احادیث اور اسلامی علمی لٹریچر کا مطالعہ کیا گیا۔ حاصل شدہ مواد کو مختلف موضوعات کے تحت منظم کیا گیا تاکہ توبہ کے اسلامی تصور کو جامع انداز میں سمجھا جا سکے۔

تجزیے کے پہلے مرحلے میں توبہ اور استغفار کو بنیادی موضوع قرار دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلام انسان کو گناہ کے بعد فوری طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ دوسرے مرحلے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کا مطالعہ کیا گیا، جس سے واضح ہوا کہ اسلامی تعلیمات انسان کو مایوسی سے نکال کر امید اور اصلاح کی طرف لے جاتی ہیں۔ تیسرے مرحلے میں گناہوں سے بچنے کے عملی ذرائع کا تجزیہ کیا گیا، جن میں تقویٰ، نماز، ذکر، قرآن، روزہ، نیک صحبت اور خود احتسابی نمایاں ہیں۔

مزید برآں، تحقیق میں حقوق العباد کے پہلو کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔ اگر کوئی گناہ دوسرے انسان کے حق سے متعلق ہو تو محض اللہ تعالیٰ سے زبانی معافی مانگنا کافی نہیں بلکہ جہاں ممکن ہو حق کی تلافی اور معافی کا اہتمام بھی ضروری ہے۔ اس سے اسلامی تصورِ توبہ کی جامعیت سامنے آتی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ بندوں کے حقوق کی بھی اہمیت ہے۔

تحقیقی نتائج

اس تحقیق کا بنیادی مقصد توبہ، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور گناہوں سے بچنے کی اسلامی تعلیمات کا قرآن و سنت کی روشنی میں جائزہ لینا تھا۔ تحقیق کے دوران قرآنی آیات، احادیثِ نبوی ﷺ اور اسلامی علمی لٹریچر کا موضوعاتی اور تجزیاتی مطالعہ کیا گیا۔ حاصل شدہ معلومات کی روشنی میں یہ بات سامنے آئی کہ اسلام انسان کو گناہ سے بچنے کے ساتھ ساتھ گناہ کے بعد اصلاح اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کا واضح راستہ بھی فراہم کرتا ہے۔ ذیل میں تحقیق کے اہم نتائج تفصیل سے بیان کیے جاتے ہیں۔

تحقیق کا پہلا اہم نتیجہ یہ ہے کہ توبہ اسلامی نظامِ اخلاق میں انسان کی روحانی اور اخلاقی اصلاح کا بنیادی ذریعہ ہے۔ قرآن مجید انسان کو گناہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور توبہ کرنے والوں کے لیے مغفرت اور رحمت کی امید پیدا کرتا ہے۔ سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کا اظہار فرماتا ہے" :اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ) "البقرہ، (2:222۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ توبہ انسان کی کمزوری کا اعتراف ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف واپس آنے کا ایک باعزت اور مثبت راستہ ہے۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حقیقی توبہ صرف زبان سے استغفار کرنے کا نام نہیں بلکہ انسان کے اندر عملی اور اخلاقی تبدیلی پیدا کرتی ہے۔ سچی توبہ میں گناہ پر ندامت، گناہ کو ترک کرنا، اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرنا اور آئندہ گناہ سے بچنے کا پختہ ارادہ شامل ہے۔ اس طرح توبہ انسان کو اپنے ماضی کی غلطیوں سے سبق حاصل کر کے مستقبل کو بہتر بنانے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

تحقیق کا دوسرا اہم نتیجہ یہ سامنے آیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تصور گناہ گار انسان کے اندر امید اور اصلاح کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی رحمت سے ناامید نہ ہوا جائے)الزمر، (39:53۔ یہ تعلیم اسلامی تصورِ رحمت کی بنیادی خصوصیت کو واضح کرتی ہے۔ انسان اگر اپنے گناہوں کی وجہ سے مایوس ہو جائے اور یہ سمجھنے لگے کہ اب اس کے لیے مغفرت یا اصلاح کا کوئی راستہ نہیں تو وہ مزید گناہوں اور اخلاقی زوال کی طرف جا سکتا ہے۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین اسے دوبارہ نیکی کی طرف لوٹنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ اسلامی تصورِ رحمت انسان کو گناہ پر بے خوف نہیں بناتا بلکہ اسے امید اور ذمہ داری کے متوازن راستے پر قائم کرتا ہے۔ مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہے لیکن اپنے اعمال کی اصلاح بھی کرتا ہے۔ اس طرح رحمت کا تصور انسان کے لیے اخلاقی تبدیلی کا محرک بن جاتا ہے۔

تحقیق کے نتائج سے واضح ہوا کہ ندامت توبہ کا ایک بنیادی عنصر ہے۔ جب انسان اپنے گناہ کو غلط سمجھتا ہے اور اس پر دل سے افسوس کرتا ہے تو اس کے اندر اصلاح کا آغاز ہوتا ہے۔ ندامت انسان کے اخلاقی شعور کو بیدار کرتی ہے اور اسے دوبارہ اسی غلطی سے بچنے کی کوشش پر آمادہ کرتی ہے۔ تاہم تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ندامت کے ساتھ عملی تبدیلی ضروری ہے۔ اگر انسان گناہ پر افسوس کا اظہار کرے لیکن گناہ کو مسلسل جاری رکھے تو توبہ کے حقیقی مقصد کو حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا سچی توبہ انسان سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ وہ گناہ کے راستے کو چھوڑ کر نیکی اور اطاعت کی طرف قدم بڑھائے۔ یہی عملی تبدیلی توبہ کو محض زبانی دعوے کے بجائے ایک حقیقی اصلاحی عمل بناتی ہے۔

تحقیق کا ایک نمایاں نتیجہ یہ ہے کہ تقویٰ انسان کو گناہوں سے محفوظ رکھنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ تقویٰ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کی نگرانی اور آخرت کی جواب دہی کا احساس پیدا کرتا ہے۔ جب انسان یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام اعمال سے باخبر ہے اور اسے قیامت کے دن اپنے اعمال کا حساب دینا ہو گا تو وہ گناہ سے بچنے کی زیادہ کوشش کرتا ہے۔

تقویٰ دراصل انسان کے اندر ایک داخلی نگرانی پیدا کرتا ہے۔ قانون یا معاشرتی نگرانی ہر وقت انسان کے ساتھ موجود نہیں ہوتی، لیکن اللہ تعالیٰ کی نگرانی کا احساس مومن کے اندر ہر وقت موجود رہ سکتا ہے۔ یہی احساس اسے تنہائی میں بھی گناہ سے بچنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس لیے تحقیق سے یہ نتیجہ سامنے آیا کہ گناہوں سے بچنے کے لیے صرف بیرونی پابندیاں کافی نہیں بلکہ اندرونی تقویٰ اور اخلاقی شعور کو مضبوط کرنا بھی ضروری ہے۔

تحقیق کے نتائج سے معلوم ہوا کہ نماز، روزہ، ذکرِ الٰہی، تلاوتِ قرآن اور دیگر عبادات انسان کی اخلاقی اور روحانی تربیت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ عبادات انسان کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرتی ہیں اور اسے اپنی زندگی کے مقصد کی یاد دلاتی رہتی ہیں۔ نماز کے بارے میں قرآن مجید فرماتا ہے کہ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے)العنکبوت، (29:45۔ اسی طرح روزہ انسان میں صبر، ضبطِ نفس اور خواہشات پر قابو پانے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ قرآن مجید نے روزے کا مقصد تقویٰ بیان کیا ہے)البقرہ، (2:183۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عبادات کا مقصد صرف ظاہری مذہبی اعمال کی ادائیگی نہیں بلکہ انسان کے کردار کی تعمیر بھی ہے۔ تحقیق سے یہ نتیجہ سامنے آیا کہ جو شخص عبادات کو شعوری طور پر ادا کرتا ہے، اس کے اندر خود احتسابی اور گناہوں سے بچنے کا رجحان مضبوط ہو سکتا ہے۔

تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ خود احتسابی (Self-Accountability) گناہوں سے بچنے اور توبہ کی روح کو زندہ رکھنے کا اہم ذریعہ ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے روزمرہ اعمال، گفتگو، نیتوں اور رویوں کا جائزہ لیتا رہے۔ اگر اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسے معمولی سمجھ کر نظر انداز کرنے کے بجائے اس کی اصلاح کی کوشش کرے۔

خود احتسابی انسان کو اپنے کمزور پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص غصے، جھوٹ، غیبت، حسد، تکبر یا بددیانتی کی طرف زیادہ مائل ہو تو خود احتسابی کے ذریعے وہ اپنی کمزوری کو پہچان سکتا ہے اور اس کے خاتمے کے لیے عملی منصوبہ بنا سکتا ہے۔ اس طرح خود احتسابی توبہ کو ایک مسلسل اور عملی اصلاحی عمل میں تبدیل کرتی

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

ہے۔ تحقیق کے دوران یہ نتیجہ بھی سامنے آیا کہ انسان کی اخلاقی شخصیت پر اس کے ماحول اور صحبت کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ نیک اور صالح لوگوں کی صحبت انسان کو عبادت، اچھے اخلاق، سچائی، امانت اور تقویٰ کی طرف متوجہ کر سکتی ہے، جبکہ بری صحبت انسان کو گناہوں اور اخلاقی کمزوریوں کی طرف لے جا سکتی ہے۔

اس لیے گناہوں سے بچنے کے لیے انسان کو اپنے معاشرتی تعلقات اور ماحول کے بارے میں محتاط رہنا چاہیے۔ موجودہ دور میں یہ اصول خاص طور پر اہم ہے کیونکہ انسان صرف اپنے جسمانی ماحول سے نہیں بلکہ ڈیجیٹل ماحول سے بھی متاثر ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا، انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع سے مسلسل سامنے آنے والا مواد انسان کے خیالات، عادات اور رویوں پر اثر ڈال سکتا ہے۔ اس لیے اسلامی اصولوں کے مطابق صالح ماحول کا انتخاب اخلاقی حفاظت کا اہم ذریعہ بن سکتا ہے۔

تحقیق کا ایک اہم نتیجہ یہ ہے کہ اسلامی تصورِ توبہ صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق تک محدود نہیں بلکہ حقوق العباد سے بھی گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اگر انسان نے کسی دوسرے شخص کے ساتھ ظلم کیا، اس کا مال ناحق لیا، اس کی عزت کو نقصان پہنچایا یا اس کا کوئی حق ادا نہیں کیا تو حقیقی اصلاح کے لیے ممکنہ طور پر اس حق کی تلافی ضروری ہے۔

اس پہلو سے توبہ ایک جامع معاشرتی تصور بن جاتی ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کے ساتھ ساتھ دوسرے انسانوں کے حقوق کا احترام کرنا بھی سیکھتا ہے۔ یوں توبہ معاشرے میں انصاف، معافی، ذمہ داری اور باہمی احترام کو فروغ دینے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

تحقیق سے یہ نتیجہ بھی سامنے آیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور توبہ کا تصور انسان میں مثبت امید پیدا کرتا ہے۔ اسلام انسان کو اپنی غلطیوں کے باوجود اصلاح کی کوشش جاری رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ گناہ کے بعد انسان اگر مایوس ہونے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے تو اس کے اندر اپنے کردار کو بہتر بنانے کا جذبہ پیدا ہو سکتا ہے۔

یہ امید انسان کو ماضی کی غلطیوں سے سیکھنے اور مستقبل میں بہتر فیصلے کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ اس طرح اسلامی تصورِ توبہ انسان کو یہ پیغام دیتا ہے کہ غلطی کے بعد اصلاح ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ مجموعی طور پر تحقیق کے نتائج سے یہ بات سامنے آئی کہ توبہ کا اثر صرف فرد کی ذاتی روحانی زندگی تک محدود نہیں رہتا بلکہ معاشرتی زندگی پر بھی پڑتا ہے۔ جب ایک فرد جھوٹ، ظلم، خیانت، بددیانتی، غیبت، حسد اور دیگر برائیوں سے توبہ کر کے سچائی، امانت، عدل، صبر اور حسنِ سلوک اختیار کرتا ہے تو اس کے مثبت اثرات اس کے خاندان، تعلیمی ادارے، کام کی جگہ اور پورے معاشرے پر مرتب ہو سکتے ہیں۔

اس طرح اسلامی تصورِ توبہ فرد کو ایک بہتر انسان بنانے کے ساتھ ساتھ ایک بہتر معاشرے کی تشکیل میں بھی کردار ادا کرتا ہے۔ اگر افراد اپنی غلطیوں کا اعتراف کریں، دوسروں کے حقوق کا خیال رکھیں، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھیں اور مسلسل خود احتسابی کریں تو معاشرے میں اخلاقی ذمہ داری، باہمی احترام، عدل اور امن کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ مجموعی طور پر تحقیق کے نتائج سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ توبہ، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور گناہوں سے بچنے کی تعلیمات اسلامی اخلاقی نظام کے باہم مربوط اجزا ہیں۔ توبہ انسان کو گناہ کے بعد واپس آنے کا راستہ فراہم کرتی ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت اسے امید اور حوصلہ دیتی ہے، جبکہ تقویٰ، عبادات، خود احتسابی، نیک صحبت اور حقوق العباد کی پابندی اسے دوبارہ گناہ سے بچنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ اس تحقیق کا مرکزی نتیجہ یہ ہے کہ اسلام انسان کو گناہ سے نفرت، توبہ کی رغبت، اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین اور مسلسل اخلاقی اصلاح کی تعلیم دیتا ہے۔ یہی تعلیمات فرد کی روحانی پاکیزگی، اخلاقی مضبوطی اور معاشرتی ذمہ داری کے لیے ایک جامع بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

نتیجہ

خلاصۂ تحقیق یہ ہے کہ توبہ، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور گناہوں سے بچنے کی اسلامی تعلیمات ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ اسلام انسان کو نہ تو گناہ کے معاملے میں بے فکری اختیار کرنے کی اجازت دیتا ہے اور نہ ہی اسے گناہ کے بعد مایوسی میں مبتلا ہونے دیتا ہے۔ قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ انسان کو ایک متوازن راستہ فراہم کرتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید، گناہ پر ندامت، توبہ، اصلاح، تقویٰ اور اعمال کی جواب دہی سب شامل ہیں۔

توبہ اسلامی تصورِ اخلاق میں ایک مسلسل اصلاحی عمل ہے۔ انسان جب اپنی غلطی کو تسلیم کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہے، گناہ کو چھوڑتا ہے اور آئندہ نیکی اختیار کرنے کا عزم کرتا ہے تو اس کے اندر اخلاقی تبدیلی کا آغاز ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت کا یقین انسان کو دوبارہ نیکی کی طرف آنے کا حوصلہ دیتا ہے۔ اس لیے اسلامی تعلیمات میں رحمت اور ذمہ داری کو ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

تحقیق سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ گناہوں سے بچنے کے لیے صرف توبہ کافی نہیں بلکہ انسان کو ایسے روحانی اور اخلاقی ذرائع اختیار کرنے چاہئیں جو اسے دوبارہ گناہ کی طرف جانے سے روکیں۔ تقویٰ، نماز، ذکر، قرآن مجید، روزہ، صالح صحبت، خود احتسابی اور آخرت کی جواب دہی کا احساس اس سلسلے میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ اگر فرد اپنی روزمرہ زندگی میں ان اصولوں کو اختیار کرے تو اس کی شخصیت میں اخلاقی پختگی، روحانی اطمینان اور معاشرتی ذمہ داری پیدا ہو سکتی ہے۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی تصورِ توبہ انسان کو گناہ سے پاک زندگی، اللہ تعالیٰ کی رحمت، اخلاقی اصلاح اور روحانی ترقی کی طرف لے جانے والا جامع نظام فراہم کرتا ہے۔ موجودہ دور میں جب انسان مختلف اخلاقی، سماجی اور روحانی چیلنجز سے دوچار ہے، توبہ اور رحمتِ الٰہی کی اسلامی تعلیمات فرد کو مایوسی کے بجائے امید، غفلت کے بجائے خود احتسابی اور گناہ کے بجائے نیکی کی راہ اختیار کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔

حوالہ جات

قرآنِ مجید، خصوصاً سورۃ البقرۃ، سورۃ النساء، سورۃ الزمر، سورۃ التحریم اور سورۃ الفرقان۔

ابن کثیر، اسماعیل بن عمر۔(2010) ۔ تفسیر القرآن العظیم۔ ریاض :دار طیبہ۔

الطبری، محمد بن جریر۔(2000) ۔ جامع البیان عن تأویل آي القرآن۔ قاہرہ :دار ہجر۔

القرطبی، محمد بن احمد۔(2006) ۔ الجامع لأحکام القرآن۔ بیروت :مؤسسۃ الرسالہ۔

ابن قیم الجوزیہ، محمد بن ابی بکر۔(2003) ۔ مدارج السالکین بین منازل إیاک نعبد وإیاک نستعین۔ بیروت :دار الکتاب العربی۔

الغزالی، ابو حامد محمد۔(2005) ۔ احیاء علوم الدین۔ بیروت :دار ابن حزم۔

النووی، یحییٰ بن شرف۔(2004) ۔ ریاض الصالحین۔ ریاض :دار السلام۔

ابن ماجہ، محمد بن یزید۔ سنن ابن ماجہ۔ کتاب الزہد، باب التوبہ۔

The Noble Qur’an. (n.d.). The Qur’an. Particularly Surah Al-Baqarah (2:222), Surah Al-Zumar (39:53), Surah Al-Tahrim (66:8), and Surah Al-Furqan (25:70).

Al-Bukhari, M. I. (n.d.). Sahih al-Bukhari. Book of Supplications and Book of Monotheism.

Muslim ibn al-Hajjaj. (n.d.). Sahih Muslim. Book of Repentance (Kitab al-Tawbah).

Al-Tirmidhi, M. I. (n.d.). Jami‘ al-Tirmidhi. Chapters on Supplications and Repentance.

Ibn Kathir, I. (2010). Tafsir al-Qur’an al-‘Azim. Dar Tayyibah.

Al-Tabari, M. J. (2000). Jami‘ al-Bayan ‘an Ta’wil Ay al-Qur’an. Dar Hajr.

Al-Qurtubi, M. A. (2006). Al-Jami‘ li Ahkam al-Qur’an. Mu’assasat al-Risalah.

Al-Ghazali, A. H. (2005). Ihya’ ‘Ulum al-Din (The Revival of the Religious Sciences). Dar Ibn Hazm.